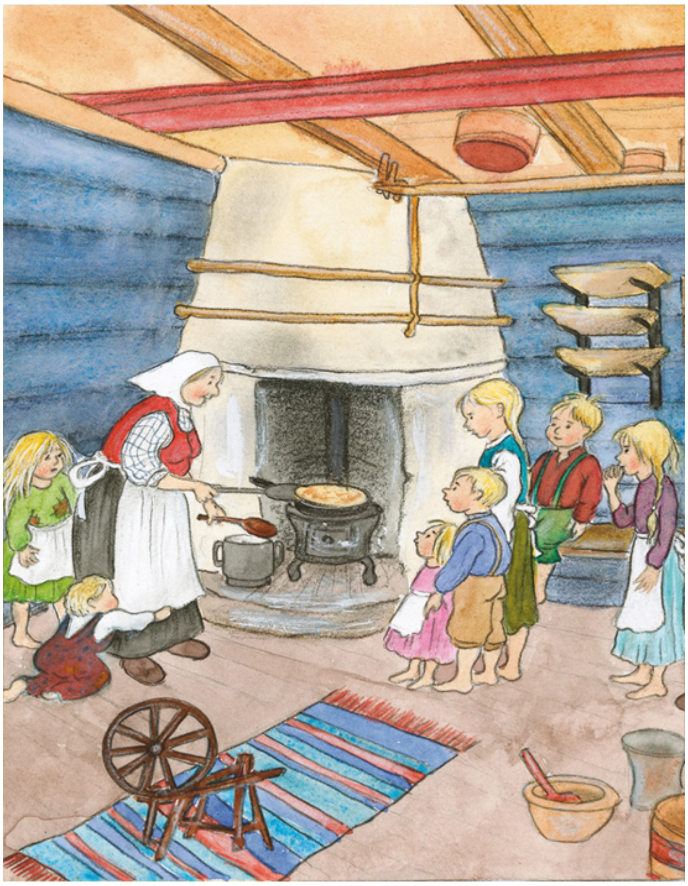

میٹھی روٹی کی کہانی

Eventyret om Pannekaka

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت اپنے سات بھوکے بچوں کیلئے میٹھی روٹی پکانے لگی۔ اس نے چھنے آٹے میں خالص دودھ اور چینی ملا کر پھینٹا اور توے پر تھوڑا سا مکھن ڈال کر آمیزے کی موٹی سی تہ لگائی اور میٹھی روٹی پکانا شروع کر دی۔ ایک طرف سے روٹی پک چکی تو بہت مزیدار خوشبو پھیلنا شروع ہو گئی۔ بچے چولہے کے پاس کھڑے روٹی اترنے کا انتظار کر رہے تھے اور ان کا باپ کونے میں بیٹھا دیکھ رہا تھا۔

''ماں، ماں، مجھے تھوڑی سی روٹی دو۔ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔'' ایک بچہ بولا۔

''ماں، مجھے بھی۔'' دوسرا بچہ بولا۔

''اچھی ماں، مجھے بھی۔'' تیسرا بچہ بولا۔

''میری اچھی، پیاری ماں، مجھے بھی۔'' چوتھا بچہ بولا۔

''میری اچھی اچھی، پیاری پیاری ماں، مجھے بھی۔'' پانچواں بچہ بولا۔

''میری بہت ہی اچھی، بہت ہی پیاری ماں، مجھے بھی۔'' چھٹا بچہ بولا۔

''او میری سب سے اچھی، سب سے پیاری، مہربان ماں، مجھے بھی میٹھی روٹی دو۔'' ساتواں بچہ بولا۔ پھر تو سب ہی بڑھ چڑھ کر میٹھی روٹی مانگنے لگے، ایک سے بڑھ کر ایک لجاجت اور پیار سے، کیونکہ ان سب کو ہی بہت زور کی بھوک لگ رہی تھی اور وہ سب ہی اچھے بچے تھے۔

© Familieforlaget as

’’ہاں، میرے بچو، بس تھوڑی دیر صبر کرو۔ ذرا روٹی پلٹ لے‘‘ ماں نے کہا - اسے کہنا چاہیئے تھا کہ بس ذرا میں روٹی کو پلٹ لوں - ’’پھر تم سب کو میٹھی روٹی کھانے کو ملے گی۔ دیکھو تو کیسی موٹی، نرم اور خستہ پک رہی ہے‘‘۔

میٹھی روٹی نے یہ سنا تو ڈر گئی۔ پھر کیا ہوا کہ میٹھی روٹی اپنے آپ اٹھی اور توے سے کودنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس سے اترا نہ گیا اور وہ پلٹ کر واپس توے پر گر پڑی۔ جب میٹھی روٹی دوسری طرف سے بھی تھوڑی سی پک چکی تو زیادہ مضبوط ہو گئی۔ وہ پھرتی سے توے پر سے کُود کر اتری اور پہیئے کی طرح دوڑتی ہوئی دروازے تک پہنچی اور باہر گلی میں نکل بھاگی۔

’’ارے، ارے!‘‘ کہتی عورت ایک ہاتھ میں توا اور دوسرے میں چمچہ پکڑے میٹھی روٹی کے پیچھے بھاگی۔ عورت کے پیچھے پیچھے اس کے بچے بھی نکل آئے اور سب سے آخر میں ان کا باپ بھی لنگڑاتا ہوا تعاقب کرنے لگا۔

’’ارے ارے! ٹھہرو! ذرا رکو تو!‘‘، وہ سب کے سب چلّاتے پکارتے میٹھی روٹی کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ ہر ایک کی کوشش تھی کہ روٹی اس کے ہاتھ لگ جائے۔ لیکن میٹھی روٹی دوڑتی ہی گئی اور دوڑتے دوڑتے اتنی دور جا پہنچی کہ ان سب کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ میٹھی روٹی کی رفتار ان سب سے تیز تھی۔ جب میٹھی روٹی پہیئے کی طرح دوڑتی دوڑتی بہت دور جا نکلی تو راستے میں ایک آدمی اسے ملا۔

’’سلام، میٹھی روٹی‘‘، آدمی نے کہا۔

© Familieforlaget as

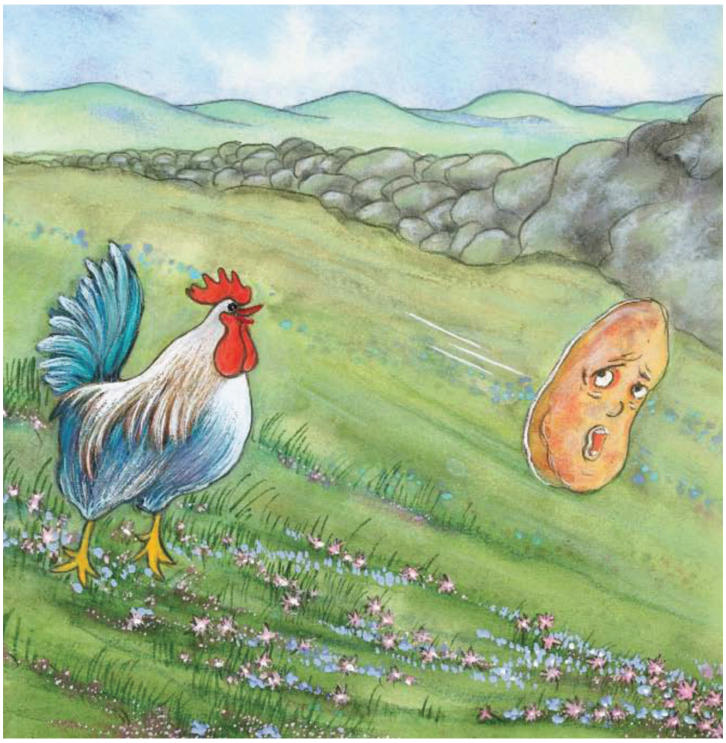

’’خدا حافظ، اللہ کے بندے‘‘ ، میٹھی روٹی نے جواب دیا۔

’’ارے ارے، پیاری میٹھی روٹی، اتنا تیز نہ دوڑو۔ ذرا رکو تو میں تمہیں چٹ کر جاؤں‘‘، آدمی نے کہا۔

’’جب میں گھر والی، اس کے خاوند اور سات چیختے پکارتے بچوں سے بچ کر بھاگ آئی ہوں تو تمہارے ہاتھ بھی نہ آؤں گی‘‘، میٹھی روٹی نے کہا اور بھاگتی گئی۔ بھاگتے بھاگتے ایک مرغی اس کے راستے میں آئی۔

’’ذرا سلام دعا تو کرتی جاؤ، میٹھی روٹی‘‘، مرغی نے کہا۔

’’سلام بھی لو اور دعا بھی‘‘، میٹھی روٹی نے بھاگتے بھاگتے ہی جواب دیا۔

’’ارے ارے، پیاری میٹھی روٹی، اتنا تیز نہ دوڑو۔ ذرا رکو تو میں تمہیں چٹ کر جاؤں‘‘، مرغی نے کہا۔

’’بی مرغی! جب میں گھر والی، اس کے خاوند اور سات چیختے ہوئے بچوں اور آدمی سے بچ کر بھاگ آئی ہوں تو تمہارے ہاتھ بھی نہ آؤں گی‘‘ میٹھی روٹی نے کہا اور بھاگتی ہی گئی۔ آگے ایک مرغا ملا۔

’’ارے میٹھی روٹی، کیسی ہو؟‘ مرغے نے منہ میں پانی بھر کہ پوچھا۔

’’بالکل ٹھیک، مرغے میاں‘‘ میٹھی روٹی نے جواب دیا۔

’’اچھا، ذرا آہستہ دوڑو۔ میں تمہیں کھانے آ رہا ہوں‘‘، مرغے نے کہا۔

© Familieforlaget as

”مرغے صاحب! جب میں گھروالی، اس کے خاوند، سات چیختے پکارتے بچوں، ایک آدمی اور ایک مرغی سے بچ کر بھاگ آئی ہوں تو تمہارے ہاتھ بھی نہ آؤں گی“، میٹھی روٹی نے کہا اور بھاگتی ہی گئی۔ میٹھی روٹی بھاگنے کیلئے اپنی پوری طاقت لگا رہی تھی۔ جب وہ بہت دور جا نکلی تو ایک بطخ سے واسطہ پڑا۔

”ارے، پیاری میٹھی روٹی، کہاں کو چلی؟“ بطخ بناوٹی پیار سے بولی۔

”تم سے دور، پیاری بطخ“، میٹھی روٹی نے جواب دیا۔

”نہ نہ، مجھ سے دور مت جاؤ۔ میں تمہیں کھانا چاہتی ہوں“، بطخ نے کہا۔

”تمہارے ہاتھ تو میں بالکل نہ آؤں گی۔ آخر میں گھروالی، اس کے خاوند، سات چیختے چلاتے بچوں، ایک آدمی، ایک مرغی اور ایک مرغے سے بچ کر آ رہی ہوں۔ بھلا تم مجھے پکڑو گی؟“۔

© Familieforlaget as

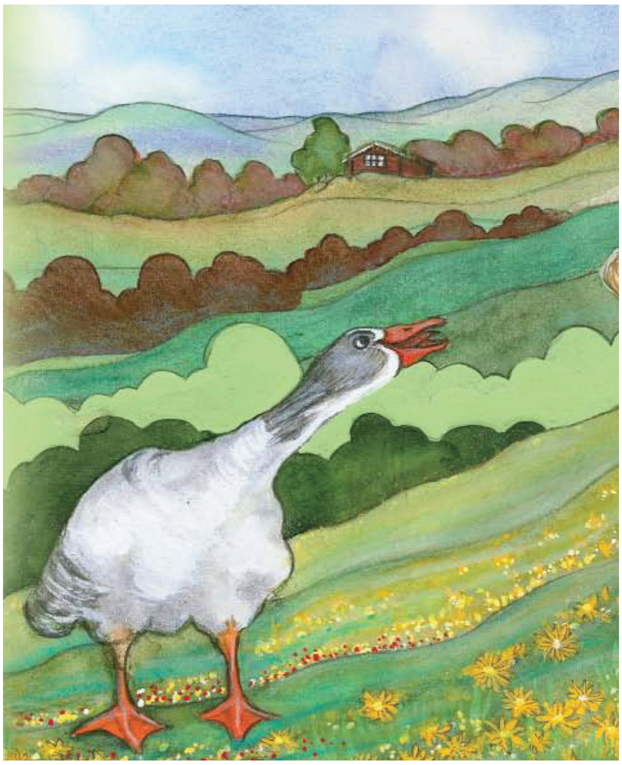

سو وہ بھاگتی ہی گئی اور بہت دور جا کر ایک مرغابی اسے ملی۔

"میٹھی روٹی، کتنی اچھی ہو تم، ذرا رکنا!" ، مرغابی بولی۔

"نہ بھئی، تم کو دور سے میرا اسلام"، میٹھی روٹی نے جواب دیا۔

"اچھی روٹی، میرے پاس آ جاؤ نا، میں تمہیں کھا لوں"، مرغابی نے کہا۔

"جاؤ جاؤ! میں گھر والی، اس کے خاوند، سات چیختے چلاتے بچوں، ایک آدمی، ایک مرغی، ایک مرغے اور ایک بطخ سے بچ کر آ رہی ہوں۔ میں کسی کے ہاتھ آنے والی نہیں۔"

سو وہ بھاگتی ہی گئی اور دور، بہت دور جا کر ایک ہنس اس کے راستے میں آیا۔

"مزے مزے کی میٹھی روٹی، اچھی تو ہو!" ہنس نے پوچھا۔

"بالکل اچھی ہوں، میاں ہنس"، میٹھی روٹی نے جواب دیا۔

"اچھا، ذرا ٹھہرو، میں تمہیں کھا لوں تو بڑا مزا آئے گا"، ہنس نے کہا۔

"میاں ہنس! میں گھر والی، اس کے خاوند، سات چیختے چلاتے بچوں، ایک آدمی، ایک مرغی، ایک مرغے، ایک بطخ اور ایک مرغابی سے بچ کر آ رہی ہوں۔ تم بھی ان سب کی طرح مجھے کھانے کے خواب دیکھتے رہ جاؤ گے"۔ یہ جواب دے کر میٹھی روٹی اور تیز بھاگنے لگی۔ پورا زور لگاتی گئی اور بھاگتی گئی۔

بہت دور جا کر ایک سؤر اس کے راستے میں آیا۔

© Familieforlaget as

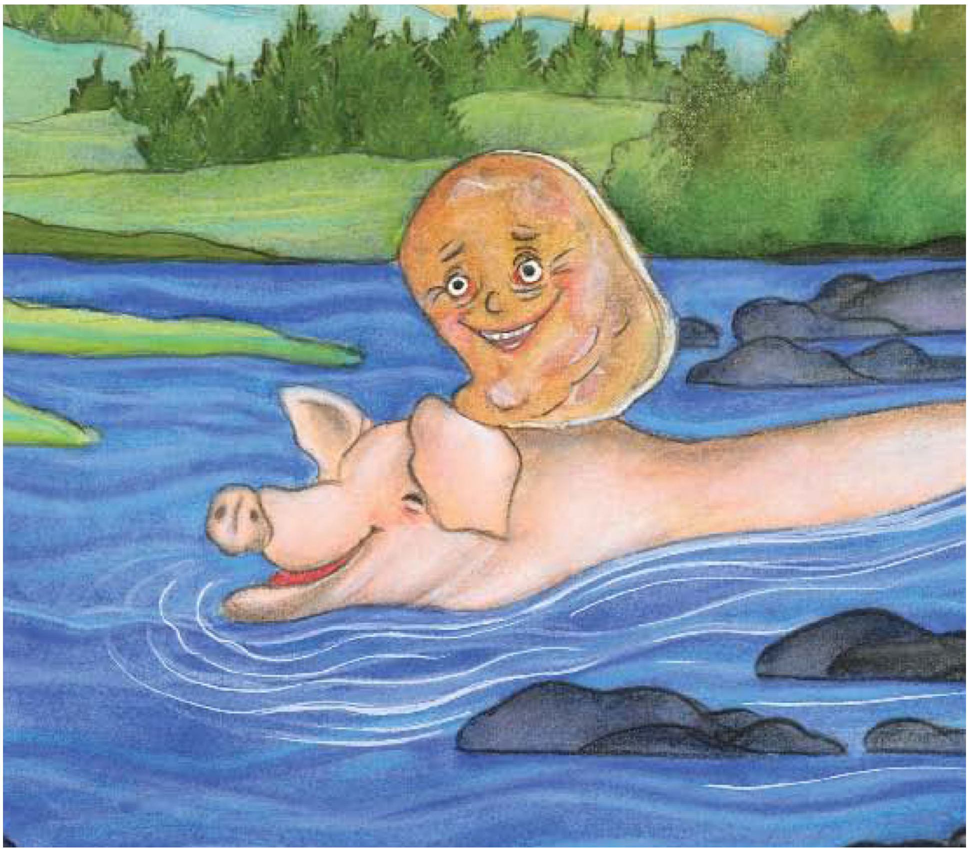

’’ارے میٹھی روٹی، شام بخیر!‘‘ سؤر نے پوچھا۔

’’شام بخیر، سؤر صاحب‘‘، میٹھی روٹی نے جواب دیا۔

’’ارے، ذرا دم تو لو‘‘، سؤر نے کہا، ’’بھلا اتنا دوڑنے کی کیا مصیبت ہے۔ ہم دونوں اکٹھے جنگل کا سفر کرتے ہیں، جنگل سے اکیلے گزرنا ٹھیک نہیں‘‘ سؤر نے کہا۔ میٹھی روٹی کو اس کی بات درست لگی سو وہ مان گئی۔ تھوڑی دور اکٹھے چلنے کے بعد ان کے راستے میں ایک ندی آ گئی۔ موٹا تازہ سؤر ندی میں اتر گیا، پانی میں بہتے جانا اس کیلیئے کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن میٹھی روٹی پانی سے نہیں گزر سکتی تھی۔

’’تم میرے منہ پر بیٹھ جاؤ‘‘، سؤر نے کہا،’’ میں تمہیں ندی کے پار پہنچا دوں گا‘‘۔

میٹھی روٹی اس کے منہ پر بیٹھ گئی۔

’’خرخر!‚ سؤر کی آواز آئی اور ایک دم اس نے میٹھی روٹی کو نگل لیا۔ یہاں میٹھی روٹی کا سفر ختم ہوتا ہے، اور ساتھ ہی اس کی کہانی بھی۔

© Familieforlaget as